# نوحہ

بولی ماں دے گئے تم داغ جدائی بیٹا
ہائے اس سن میں تمہیں بھی اجل آئی بیٹا

تم کو دولہا بھی نہ اے لال بنانے پائی
کہ سناں سینے پہ ظالم نے لگائی بیٹا

دل میں حسرت تھی کہ پروان چڑھاتی تم کو
پر یہاں آ کے لٹی میری کمائی بیٹا

شہ اکیلے ہیں بس اب سو چکے اے لال اٹھو
نیند کیسی علی اکبر تمھیں آئی بیٹا

کس لئے روٹھے ہو آؤ میں منا لوں تم کو
کچھ زباں سے تو کہو صدقے یہ دائی بیٹا

میت آئی علی اصغر کی تو بولیں یہ رباب
نیند اس پیاس میں کیونکر تمھیں آئی بیٹا

دل میں ارماں تھا کہ میں دودھ بڑھاتی لیکن
ہوئی پیکاں سے تیری دودھ بڑھائی بیٹا

رات اندھیری ہے بیاباں میں ڈر جاؤ گے
گود میں آؤ یہ کیا دل میں سمائی بیٹا

واری اس دشت میں مجھ کو کھلی سے چھٹ کر
ہائے آغوشِ لحد تم نے بسائی بیٹا

چھوٹی سی لاش پہ اے فکرؔ یہ ماں کہتی تھی
گھٹنیوں چلنے نہ پائے اجل آئی بیٹا